۲۸ جولائی کو روزنامہ پاکستان نے شہ سرخی کے ساتھ یہ افسوسناک خبر شائع کی کہ محکمہ بہبود آبادی نے ایک کیلنڈر شائع کیا ہے جس میں سورۃ الحدید کی آیت ۲۰ میں تحریف کر کے اپنی مرضی کا مفہوم بنالیا۔ آیت ۲۰ کے ابتدائی حصہ کے درمیان میں سے کئی الفاظ نکال کر آخری حصہ سے ملادیا اور اسے آیت ۲۰ قرار دے دیا"۔

پاکستان میں تحریف قرآن، توہینِ قرآن اور توہینِ رسالت کے واقعات روز کا معمول ہو چکے ہیں۔ جس محکمہ کا وزیر ایک عیسائی غیر مسلم ہو اس سے یہی توقع کی جاسکتی ہے۔ بہبود آبادی کا مسئلہ سب پاکستانیوں کا مشترکہ مسئلہ ہے صرف عیسائیوں کا نہیں۔ ایک غیر مسلم کو اس محکمہ کا وزیر بنانا ہی بنیادی غلطی ہے۔ جن لوگوں نے تورات کو اصل حالت میں نہ رہنے دیا وہ قرآن کو کیسے معاف کریں گے ہمارے نزدیک اس قسم کے واقعات جمہوریت کے تحفے ہیں اور قوم کی دینی بے حسی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ایک جمہوری معاشرہ میں توہینِ رسالت، توہینِ قرآن، تحریف قرآن، معمولی باتیں ہیں۔ جمہوریت میں اسے آزادی رائے اور روشن خیالی کا نام دیا جاتا ہے۔ لعنت ہے اس جمہوریت پر اور لعنت ہے اس جمہوریت کو اختیار کرنے والے نام نہاد مسلمانوں پر۔ اور صد ہزار لعنت ہے اس روشن خیالی پر جو مسلمانوں سے ان کا عقیدہ و دین اور غیرت و حمیت چھین لے۔ ہمیں معلوم ہے اس سنگین جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو کچھ نہیں ہوگا۔ ہمارا کافر قانون توہینِ رسالت کے مسلّمہ مجرموں کو بری کر کے غیر ملک بھیج سکتا ہے وہی کافر قانون اور اس کے پالتو تحریفِ قرآن کے مجرموں کو کیونکر سزا دیں گے؟ جو علماء کرام، فاحشۂ زماں "جمہوریت" کو مشرف بہ اسلام کرنے کی جدوجہد میں گزشتہ چالیس برس سے جُتے ہوئے ہیں ان کے لئے یہ واقعات خاص طور پر قابل عبرت ہیں۔

فاعتبروا یااولی الابصار!

حکومت، ایم کیو ایم مذاکرات:

کراچی کی صورت حال کے حوالے سے اب تک حکومت اور ایم کیو ایم کے رہنماؤں کے درمیان مذاکرات کے چار دور ہو چکے ہیں۔ نتیجہ وہی رہا جو مذاکرات شروع ہونے سے پہلے تھا یعنی روزانہ پندرہ بیس بے گناہ شہری ہلاک ہو رہے ہیں۔ اور مذاکرات میں بھی ڈیڈلاک آگیا ہے۔ ایم کیو ایم نے ۱۸ نکات پیش کئے تو حکومت نے ان پر گفتگو کرنے کی بجائے ۲۱ نکات اپنی طرف سے پیش کردیئے۔ مذاکرات کی تاریخ میں اسے ایک نئے باب کا اضافہ بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ نتائج کے اعتبار سے حکومت مذاکرات میں قطعاً مخلص نظر نہیں آتی۔ سوال ایم کیو ایم کے مطالبات کو تسلیم کرنے کا نہیں ملک کی بقا کا ہے۔ اگر حکومت مخلص ہے تو ان مذاکرات کو نتیجہ خیز بنائے اور کم سے کم نقصان پر ملکی سلامتی اور بقاء کو ممکن بنائے۔ حالات جس تیزی سے خراب ہو رہے ہیں وہ کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہیں۔ خدانخواستہ کراچی ڈوب گیا تو پھر ملک بھی ڈوب جائے گا۔